اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

الفضل

ٹیلیفون نمبر ۹۱

114

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۳

اکثریت اور اقلیت دونوں حالتوں میں مسلمانوں کے مفاد خطرہ میں

پنجاب میں یونی نسٹ حکومت کو غیر مسلم اقلیتیں جس طرح تنگ کر رہی۔ اور قدم قدم پر روڑے اٹکانے کی انتہائی کوشش کر رہی ہیں۔ اس کا اندازہ اس تازہ شورش سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا آغاز حال میں سیاسی قیدیوں کو چھڑانے کے بہانہ سے کیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کو توڑنے کے لئے ایک جلوس مرتب کیا گیا۔ جس میں بالفاظ غیر مسلم اخبارات اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ فحش کلامی کی گئی۔ مجمع نے بے قابو ہو کر پولیس پر اینٹیں۔ اور کیچڑ پھینکا۔ چند کنسٹبلوں کو زخمی کر دیا۔ سکرٹریٹ میں پہنچکر نوٹس بورڈ توڑ ڈالا۔ اور عمارت کی کھڑکیوں کے شیشے اینٹوں سے توڑ ڈالے۔ ان حالات میں ایک طرف تو پولیس نے غیر معمولی قوت برداشت اور وقار سے کام لیا۔ سوائے معمولی دھکا پیل کے کسی کو کچھ نہ کہا۔ اور دوسری طرف اس شورش کے دوران میں وزیر اعظم صاحب پے در پے فتنہ پردازوں کو دعوتِ ملاقات دیتے رہے۔ مگر انہوں نے ہر بار رد کر دی حالانکہ جس بناء پر یہ شورش شروع کی گئی ہے۔ وہ نہایت ہی بودی ہے۔ جبکہ کانگرسی صوبوں کی حکومتیں ابھی تک ان مجرموں کو رہا نہیں کر سکیں۔ جنہوں نے کانگرسی تحریکات سے غلط یا صحیح طور پر اثر پذیر ہو کر متشددانہ افعال کا ارتکاب کیا۔ تو ایک غیر کانگرسی حکومت سے کانگرسیوں کا ان کی رہائی کا مطالبہ کیونکر معقول سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا کیا گیا۔ زور شور سے کیا گیا۔ قانون کو توڑ کر کیا گیا۔ اور کچھ نہ کچھ تشدد سے کام لے کر کیا گیا ؛

اس کے مقابلہ میں جن صوبوں میں کانگرسی حکومتیں قائم ہیں۔ وہاں اقلیتوں اور خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ نہایت ہی عبرتناک ہے۔ اس کے متعلق بھی ایک دو تازہ واقعات ہی پیش کئے جاتے ہیں ؛۔

بمبئی کی کانگرسی حکومت نے میونسپلٹیوں اور ڈسٹرکٹ بورڈوں کے قواعد و ضوابط میں ترمیم کے لئے ایک مسودہ قانون تیار کیا جس میں یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ جس حلقہ کے مسلمانوں کی مرضی ہو۔ وہ گورنمنٹ سے درخواست کر کے اپنے حلقوں میں مشترکہ طریق انتخاب جاری کرا لیں۔ عام مسلمان اس کے سخت خلاف ہیں۔ اور بحالات موجودہ اس قسم کی گنجائش پیدا کرنا فی الواقعہ مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ لیکن ان کی چیخ و پکار کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے یہ بل پاس کر دیا گیا۔ اور مسلمان ممبر و تے دھوتے اسمبلی سے اٹھ کر چلے گئے ؛

ابھی تھوڑے ہی دنوں کی بات ہے۔ کہ یو۔ پی میں گائے ذبح کرنے کے خلاف قانون پاس کرانے کی سرگرم جدوجہد کی جا رہی تھی اور کوئی عجب نہیں۔ جلدی ہی اس قسم کا بل پاس کرا کر مسلمان اقلیت کو سخت مشکلات اور مصائب میں مبتلا کر دیا جائے ؛

اقلیتوں کو خیال تھا۔ کہ نئی اصلاحات میں گورنروں کو جو غیر معمولی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ وہ ان کو اکثریت کی ناانصافی۔ اور دھینگا مشتی سے بچانے میں کار آمد ثابت ہونگے۔ مگر افسوس کہ یہ امید بھی ناامیدی سے بدل رہی ہے۔ اور گورنر بمبئی نے مسلمانوں کے ایک وفد کو جو جواب دیا ہے۔ اس نے تو بالکل ہی مایوس کر دیا ہے۔ اس درخواست کے جواب میں کہ کانگرسی وزارت میں مسلمان وزیر ایسا لیا جائے۔ جس پر مسلمانوں کو اعتماد ہو۔ گورنر موصوف نے کہا:۔

"آئین حکومت میں کوئی ایسی دفعہ موجود نہیں ہے۔ جس کی بناء پر گورنر اصرار کر سکے۔ کہ اقلیت کا وزیر خود اقلیت کی طرف سے چنا جائے۔ مجھے یہ اختیار تو حاصل ہے۔ کہ اقلیت کی طرف سے ایک وزیر ضرور لیا جائے۔ لیکن اس امر پہ اصرار کا کوئی حق نہیں۔ کہ خود اقلیت اسے منتخب کرے"؛

کانگرسی وزارتوں کا اقلیتوں کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک اور اس کے متعلق گورنروں کا اپنے آپ کو معذور قرار دینا ایک طرف اور یونی نسٹ حکومت میں غیر مسلم اقلیت کے بلا وجہ ادھم مچانے۔ حکومت کا قانون توڑنے اور تشدد سے کام لینے پر بھی حکومت کا خاموشی اور اطمینان کے ساتھ سب کچھ برداشت کر لینا دوسری طرف رکھ کر دیکھا جائے۔ تو صاف الفاظ میں کہنا پڑتا ہے کہ یونی نسٹ حکومت غیر مسلم اقلیت کی حد سے زیادہ نازبرداریوں کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ وہ مسلمانوں کے حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے اس لئے جرأت نہیں دکھائی۔ کہ غیر مسلم ناراض نہ ہو جائیں۔ اور اقلیتوں کو اس کے خلاف شکایت نہ پیدا ہو۔ لیکن غیر مسلم اقلیتیں یہ سمجھ رہی ہیں۔ کہ وہ جو چاہیں کریں۔ کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ؛

ان حالات میں مسلمانوں کے مفادات کو ہر جگہ یعنی جہاں ان کی اکثریت ہے وہاں بھی۔ اور جہاں اقلیت ہے وہاں بھی جس قدر نقصان پہونچ رہا ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جنوری۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف ابھی تک رفع نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے ؎

آج بارہ بجے کی ٹرین سے جناب مرزا عزیز احمد صاحب لنڈن سے تشریف لائے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب۔ جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کے علاوہ بہت سے اصحاب سٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ جناب مرزا صاحب نے سب سے مصافحہ کیا۔ بعد ازاں موٹر میں بیٹھ کر گھر تشریف لے گئے ؎

جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ کے امتحان میں حافظ محمد رمضان صاحب ۶۷۹ نمبر دل پر اور مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی ۷۳۰ نمبروں پر کامیاب ہوئے ہیں ؎

السید عبدالحمید آفندی خورشید آف قاہرہ کے اعزاز میں جلسہ

آج (۲۶ جنوری) بعد نماز عصر صحن مدرسہ احمدیہ میں جمعیۃ الناطقین بالعربیہ کے زیر اہتمام السید عبدالحمید آفندی خورشید آف قاہرہ کو جو قادیان میں آنے والے سب سے پہلے مصری احمدی ہیں ٹی پارٹی دی گئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی رونق افروز تھے۔ چائے نوشی کے بعد جمعیۃ الناطقین بالعربیہ کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری نے عربی میں تقریر کرتے ہوئے سید عبدالحمید صاحب کو خوش آمدید کہا۔ اور ان کی آمد کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کی صداقت کا نشان بتایا۔ نیز صاحب موصوف کی ان قربانیوں کا ذکر کیا۔ جو انہوں نے احمدیت کی خاطر مصر میں کیں۔ اور مخالفین کی اذیت پر صبر کیا۔ چونکہ عبدالحمید صاحب چند روز تک واپس جانے والے ہیں۔ اس لئے مولوی ابوالعطاء صاحب نے ان کو اس موقعہ پر الوداع بھی کہا۔ اور احمدیت کے مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کی تلقین کی اس کے جواب میں السید عبدالحمید آفندی نے لمبی تقریر کی۔ جس میں مصر اور دیگر بلاد عربیہ میں احمدیت کی ترقی کا ذکر کیا۔ اپنے حالات سفر بھی سنائے۔ اور نہائت لطیف پیرایہ اور جذبات سے لبریز الفاظ میں اپنے ان تاثرات کو بیان کیا۔ جو قادیان کی رہائش سے پیدا ہوئے نیز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی شان میں قصیدہ مدحیہ پڑھا بالآخر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بزبان عربی تقریر فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کے مرکز میں جا کر انسان کو موشگافانہ نگاہ سے چیزوں کو دیکھنا چاہیئے کیونکہ مومن کی نگاہ ہر چیز کے حسن کو دیکھتی ہے۔ پھر حضور نے عبدالحمید صاحب اور ان کے ذریعہ دیگر احباب مصر کو نصیحت فرمائی کہ ہم ہندوستان میں دشمنان اسلام کے مقابلہ میں صف آرا ہیں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے کوشاں۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ مغربیت سے متاثر نہ ہوتے ہوئے علم اسلام کو بلند کرنے کی پوری سعی کریں ۲۲؎

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں ؎

(نوٹ) جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں ؎

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی

تبلیغی جدوجہد کے لئے مجاہدین کی ضرورت

مطالبہ وقف رخصت کے ماتحت اس وقت تک جس رفتار سے احباب جماعت کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں وہ بہت سست ہے۔ اگر سکرٹریان و امراء جماعت ہائے احمدیہ اس طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنے اوقات کا کچھ حصہ اس کام کے لئے وقف فرمائیں۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں بکثرت دوستوں کی طرف سے اطلاعات موصول ہو جائیں اور حلقہ جات تبلیغی کسی وقت بھی مبلغین سے خالی نہ رہیں یہ ایک نہائت واضح امر ہے کہ تبلیغ ہی ایک ذریعہ ہے۔ جس سے جماعت ترقی کر سکتی ہے۔ اور ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی کر سکتی ہے۔ لہٰذا دوستوں کو بہت جلد اپنے وقف کردہ عرصہ سے اطلاع دینی چاہیئے۔ اور اس امر کی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا وقف کردہ عرصہ ایک ماہ سے ضرور زائد ہو۔ تاکہ ان کے اوقات سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا جا سکے ؎ انچارج تحریک جدید

شرائط و قواعد وقف زندگی

(۱) یہ شرائط و قواعد اب دفتر تحریک جدید میں طبع کروا لئے گئے ہیں۔ جو ان تمام احباب کو جنکی درخواست ہائے وقف زندگی موصول ہوئی ہیں۔ برائے تکمیل بھیجے جا رہے ہیں۔ (۲) تحریک جدید کے دوسرے دور کے لئے آئندہ جو دوست اپنی درخواست وقف زندگی پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ بالا فارم دفتر سے منگوالیں (۳) درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء ہے ؎ انچارج تحریک جدید

مختلف ملکی زبانوں کے ترجمانوں کی ضرورت

ایسے احمدی احباب کے پتے درکار ہیں جو اردو یا انگریزی سے مفصلہ ذیل زبانوں میں ترجمہ کر سکیں۔ اور بلا اجرت خدمت اسلام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تیلگو۔ کنڑی۔ مرہٹی۔ تامل۔ ملیالم۔ اوریا۔ بنگالی۔ برمی۔ دسکرٹری ترقی اسلام نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

۲۲ خاتمہ پر حضور نے جملہ حاضرین سمیت معزز مہمان کے بخیریت وطن پہو پنچنے اور خدمت دین میں مصروف ہونے کے لئے دعا فرمائی ؎

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم بطور نمونہ

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے جلسۂ سالانہ کے موقعہ پر مندرجۂ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی دُوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے:- (ایڈیٹر)

علم تقدیر الاشیاء

نمبر ۱۔ تمام قوانین جو سب کے سب علوم ظاہری و باطنی و نظری و عملی کے لئے بطور اصل الاصول پائے جاتے ہیں وہ چونکہ انواع و اقسام کے نظاموں اور اندازوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے بغیر انسان علم صحیح اور صحیح معرفت کسی چیز کی حاصل کرنے سے محروم رہتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک ایسے زمانہ میں جو جہالت کی سمت ترین ظلمت اور تاریکی کے لحاظ سے گویا بحر ظلمات تھا۔ ایسے علم کا پیش ہونا جو تمام خزائن علوم کے لئے بطور مفتاح ہے اور تمام ذہنی ظلمتوں کے دفعیہ کے لئے نیر اعظم واقعی ایک حیرت انگیز امر اور تعجب خیز اعجازی کرشمہ ہے:-

قرآن کریم میں سے اس جامع العلوم اور اصل الاصول اور تمام قوانین کی کامل میزان کا علم آیاتِ ذیل میں بطور مثال پیش کیا جاتا ہے:-

نمبر ۱۔ انا کل شیءٍ خلقنٰہُ بقدرٍ (سورۃ القمر) یعنی ہم نے ہر ایک چیز کو اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے:-

نمبر ۲۔ خلق کل شیءٍ فقدّرہ تقدیراً (فرقان) یعنی خدا نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ اور اس کی ہستی کے قیام اور بقاء کے لئے جو جو قوانین اس کے لئے بلحاظ تاثیرات اور تاثرات کے ضروری تھے۔ ان کے اندازوں کو بھی مقرر کر دیا:-

نمبر ۳۔ کلُّ شیءٍ عندہٗ بمقدار (الرعد) یعنی کائنات عالم کی ہر ایک چیز خدا کے نزدیک قانونِ قدرت کے لحاظ سے مقدار اور اندازہ کے ساتھ پائی جاتی ہے

نمبر ۴۔ ما ترٰی فی خلق الرحمٰن من تفاوت فارجع البصر ھل ترٰی من فطور (الملک) یعنی خدائے رحمان کی صفتِ رحمانیت کا فیض جس کے ظہور سے انواع و اقسام کی خلق وجود میں آئی۔ اس میں تو کسی قسم کا تفاوت نہیں پائے گا۔ اور اپنی نظر کو خواہ بار بار پھیر دے کر اچھی طرح سے غور کر کے دیکھ کسی طرح کا فرق تجھے نظر نہیں آئے گا:-

اس آیت میں پہلی آیات کا مضمون کسی قدر وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔ مثال میں آنکھ ہی کو لے لیجئے۔ اگر اس کے متعلق غور کر کے دیکھا جائے۔ تو اس آیت کی بالصراحت تصدیق پائی جائے گی۔ مثلاً آنکھ رنگوں کو دیکھتی ہے۔ شکلوں کو دیکھتی ہے چھوٹی بڑی چیز کے حجم کا فرق دیکھتی ہے حرکت و سکون اور نشیب و فراز کو دیکھتی ہے اب یہ ناممکن ہے۔ کہ دُنیا میں رنگ تو سفید زرد، سُرخ اور نیلے، سبز وغیرہ پائے جاتے ہوں۔ لیکن ان کے دیکھنے کے لئے آنکھ موجود نہ ہو۔ یا آنکھ تو دیکھنے والی ہو۔ لیکن یہ رنگ وغیرہ نہ ہوں۔ پھر اسی طرح آنکھ کے دیکھنے کے لئے ظاہری روشنی کی ضرورت ہے۔ اب آنکھ تو ہو۔ لیکن روشنی کے لئے سُورج نہ ہو۔ یا روشنی تو ہو۔ لیکن اس کے ذریعے دیکھنے والی آنکھ نہ ہو۔ اسی طرح آنکھ کے عضو کے متعلق دیکھا جائے۔ کہ جسم جس غذا سے ہر روز بدل ما یتحلل کے قانون کے ماتحت فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسی غذا سے تقسیم در تقسیم کے طریق پر آنکھ کا عضو بھی اپنے قیام اور بقا کا فائدہ حاصل کرتا ہے اور یہ ناممکن ہے۔ کہ غذا میں دوسرے جسم کا حصہ تو ہو۔ لیکن آنکھ کے لئے اس غذا کا کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر اسی طرح اس غذا کی تیاری پر غور کیا جائے۔ کہ آسمانوں اور زمینوں اور تمام عناصر کے مشترک اثرات کے نیچے وُہ غذا تیار ہوتی ہے۔ اور کائنات عالم کے سب ذرات اپنے اندر آنکھ کے وجود اور اس کے افعال کی تیاری کی استعداد رکھتے ہیں۔ جو غذا کی صورت میں تقسیم در تقسیم حصص سے بحصہ رسدی آنکھ تک اپنے اثرات کو پہنچاتے ہیں۔ اب یہ ناممکن ہے۔ کہ ان ذرات میں آنکھ تیار کرنے کی استعداد تو پائی جاتی ہو۔ لیکن آنکھ نہ ہو۔ یا آنکھ تو ہو۔ لیکن غذا اور ذرات عالم میں آنکھ کے لئے کوئی حصہ موجود نہ ہو۔

اسی طرح تمام قوٰے اور حواس اور ہر مخلوق کے وجود اور اس کے افعال مؤثرہ اور متاثرہ کا حال ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ اگر کائنات عالم کے ذرات کسی قانون کے نیچے اور کسی خاص اندازہ کی حیثیت میں مقید اور محدود اور تابع منشاء خالق نہیں۔ تو ذراتِ عالم کی وسعت اور ان کی انواع و اقسام کی تاثیرات کی وسعت جو انسانی عقل و فہم اور حیطۂ ادراک کے دائرہ سے باہر ہے بے قاعدگی کے پائے جانے سے ضرور ہی ان میں گڑبڑ واقع ہو جاتی۔ اور اگر نہیں۔ تو یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنے خالق سے ایک اندازہ کے ساتھ پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کے قوانین کی تابع ہے۔ یہی مطلب آیت ان من من شیءٍ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدرٍ معلوم سے ظاہر ہوتا ہے:-

علم مقادیر کے ماتحت اگرچہ سب قسم کے علوم آسکتے ہیں۔ لیکن بالخصوص علم ہندسہ علم حساب۔ علم ہیئت۔ علم تاثیرات کواکب علم فصول۔ علم فلاحت۔ علم قیمت الحروف۔ علم افق الاعداد۔ علم جغرافیہ۔ علم تاریخ۔ علم احکام شریعت جس میں عقائد اور اعمال اور تادیب۔ اور تعزیر کے سب امور شامل ہیں اور امر و نہی۔ نیکی بدی کے مقادیر عبادات مثلاً نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج ایسا ہی اصول تمدن اقتصاد۔ معاشرت۔ تدبیر۔ منزل وغیرہ وغیرہ۔

اس علم کا نام قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے الفاظ میں علم التقدیر یا علم قضاء و قدر ہے جسے ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے۔ اور جس پر ایمان لانا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تا اہلِ اسلام اور اہلِ ایمان اس علم کے ذریعہ ہر ایک ترقی کے میدان میں آگے بڑھیں۔ اور ہر ایک قسم کی تنزل کی راہوں سے بچنے کی کوشش کریں:-

علم المیزان

اگرچہ تمام علوم علم المقادیر سے تعلق رکھنے سے اسی کے شعبے قرار دیئے جا سکتے ہیں: تاہم بعض خصائص کی بنا پر ان میں سے بعض علوم کا بطور مثال کے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

علم میزان یا میزان العلوم کی نسبت منجملہ اور آیات کے آیت ذیل بھی راہنمائی کرتی ہے۔

اللہ الذی انزل الکتٰب بالحق والمیزان - یعنی خدا نے کتاب کو ساتھ حق کے اتارا ہے۔ اور اس کی حقیقت کے ثبوت کے لئے اس کتاب کے ساتھ میزان کو بھی اتارا ہے۔ اس آیت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک عام اور دوسرا خاص۔ عام یہ کہ الکتاب سے مراد مطلق قانون لیا جائے۔ اور اسی کو میزان قرار دے کر پیش کیا جائے۔ اور اس مطلب کے ذیل میں وہ تمام علوم آسکتے ہیں۔ جنہیں بطور قانون میزان قرار دیا گیا۔ جیسے علم صرف علم نحو۔ علم منطق و فلسفہ۔ علم معانی۔ علم بیان علم بدیع۔ علم سیاست۔ علم طب۔ علم تصوف علم حدیث۔ علم تفسیر وغیرہ وغیرہ کہ ان علوم میں سے ہر ایک علم اپنی اپنی خصوصیات اور اپنے اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک خاص قانون رکھتا ہے۔ جو میزان ہونے سے موافقت اور مخالفت کا جو فرق ہے۔ اسے ظاہر کر دیتا ہے۔ گویا میزانی علوم کا تمام نظام بھی بطور اصل کے اس آیت میں پیش کر دیا گیا ہے:-

خاص مطلب کے لحاظ سے آیت کا مفاد یہ ہے۔ کہ چونکہ کسی کتاب کا یہ دعوےٰ کہ وہ الٰہی کتاب ہے۔ اس دعوےٰ کی صداقت اور حقیقت صرف دعوے سے تسلیم نہیں کی جا سکتی۔ جب تک کہ اس کی صداقت و حقیقتِ دعوےٰ ایسے دلائل اور بینات سے ثابت نہ کی جائے۔ جو اس کتاب کی صداقت و حقیقت پرکھنے کیلئے بطور میزان حق اور معیار صدق کے پائی جاتی ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم اپنے منجانب اللہ ہونے پر اس قدر ہر قسم کے دلائل اور بینات پیش کرتا ہے اور انفسی اور آفاقی اور عقلی اور نقلی شواہد کو اس طرح بیان کرتا ہے۔ کہ کسی طالبِ حق اور جویائے صداقت کے دل میں ان کے سننے اور سمجھنے کے بعد قطعاً کسی قسم کا ریب۔ اور کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا۔

اسی بناء پر قرآن کریم نے اپنی ابتدائی آیات میں ہی ذالک الکتاب لا ریب فیہ کا دعوےٰ بھی پیش کر دیا کہ قرآن کریم ہی آج اس زمانہ میں جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے۔ وہ کتاب ہے جس کے الہٰی کتاب ہونے میں کسی طرح کا کوئی شک نہیں۔ اور قرآن کریم کے سوا دوسری کتب الہامیہ بھی یحرفون الکلم عن مواضعہ کے باعث محرف مبدل ہونے سے ریب اور شک و شبہ کا محل بنی ہوئی ہیں۔

پھر شک والوں کو قرآن کریم کی نسبت اپنے اپنے شکوک دور کرنے کے لئے تدبیریں بھی بتائیں۔ جنمیں سے ایک تدبیر یہ پیش کی۔ کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ اور دوسری جگہ سورۃ یونس میں ان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتاب کو پیش کیا۔ اور اسی حیثیت میں جس میں کہ سورۃ بقرہ کی اوپر کی آئت کو پیش کیا ہے۔

اس آئت میں ریب کو دور کرنے کے لئے الہام اور ملہم یا وحی اور صاحب وحی دونوں کی حیثیت کو جو باہمی اشتراک رکھتی ہے۔ اس اشتراک کے باعث دونوں کے متعلق تحدی کو پیش کیا۔ کتاب کے متعلق دعوےٰ کیا۔ کہ یہ الہٰی کتاب اور منزل من اللہ ہو۔ اگر تمہیں شک ہو۔ کہ یہ الہٰی کلام نہیں بلکہ افترا ہے تو موسےٰ علیہ السلام نے جو الہٰی کلام یا الہٰی کتاب کی صداقت پرکھنے کے لئے کوئی صورت یعنے معیار پیش کیا ہو اسے پیش کرو اور افترا کے متعلق خود موسےٰ علیہ السلام نے فرعون کے ساحروں کے بالمقابل قد خاب من افتریٰ کہکر ایک معیار پیش کیا ہے۔ کہ افترا کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہے۔ پس اس معیار کے رو سے صداقت کلام الہٰی کو پرکھ سکتے ہو۔ اور اگر کتاب اللہ کے منزل علیہ یعنے صاحب وحی محمد رسول اللہ کے متعلق تمہیں شک ہے۔ کہ مدعی وحی متقوّل اور مفتری ہے۔ تو اس کے لئے خود موسےٰ نبی کی کتاب استثناء باب ۱۸ آئت ۱۵ سے ۲۲ تک آنے والے موعود مثیل موسےٰ ہونے کے مدعی کے متعلق جو معیار لکھا ہے اس کے رو سے صدق اور کذب مدعی کو پرکھ سکتے ہو۔ جہاں لکھا ہے۔ کہ اگر وہ اپنی طرف سے کوئی بات کہے گا۔ تو وہ قتل کر دیا جائے گا۔

من مثلہ کی ضمیر وحی اور صاحب وحی دونوں کی طرف پھر سکتی ہے۔ اس لحاظ سے دونوں طرح سے صداقت ثابت ہونے پر ریب کا ازالہ کر دیا گیا۔

چونکہ یہ آئت مدنی سورت کی ہے۔ اس لئے اہل کتاب کے خطاب کے لحاظ سے جواب میں موسےٰ اور تورات کے پیشکردہ معیار صدق سے اتمام حجت کے لئے طریق تحدی کو اختیار کیا گیا۔ ورنہ سورہ بنی اسرائیل جو مکی ہے اس میں آئت لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا سے تمام عربوں اور عجمیوں کو اور تمام زمانہ حال اور زمانہ مستقبل کے لوگوں کو بھی تحدی کے ساتھ مقابلہ کے لئے ابھارا ہے۔ کہ وہ سب مقابلہ کرنے سے عاجز رہیں گے۔

پھر اس تحدی کا سلسلہ زمانہ مستقبل کے غیر محدود زمانہ یعنے قیامت تک لمبا پیش کیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا یعنے اگر یہ لوگ جو اس زمانہ کے ہیں۔ قرآن کریم کی صداقت اور معجزانہ شان کا مقابلہ نہ کرسکیں تو آئندہ بھی تا زمانہ قیامت یہ مخالف لوگ مقابلہ نہ کرسکیں گے۔ اور ہرگز نہ کرسکیں گے۔ انہی معنوں میں دوسرے مقام پر سورۃ فصلت میں فرمایا۔ انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید یعنی یہ کتاب ہر زمانہ میں ہر طرح کی حکمتوں اور قابل تعریف علموں اور صداقتوں کی وجہ سے عزت پانے والی ہوگی۔ اور باطل خواہ سامنے سے آئے خواہ پیچھے سے خواہ موجودہ زمانہ میں حملہ آور ہو خواہ بعد کے زمانوں میں اس کے مقابلہ میں باطل کبھی اس پر غالب نہیں آسکے گا۔ اس لئے کہ یہ کتاب اس خدا کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ جو ہر طرح کی کامل حکمتوں والا اور ہر طرح کی کامل ستائشوں والا ہے۔

چنانچہ آج اس موجودہ زمانہ میں بھی قرآن کریم کی یہ معجزانہ تحدی اور صداقت تیرہ سو سال سے بھی اوپر زمانہ گزرا جا رہا ہے۔ کہ بڑی قوت اور شوکت کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو تمام دینی صداقتوں اور اسلامی ہدایتوں اور برکتوں کی تجدید اور احیاء کی غرض سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی علوم کے فیوض کے ساتھ آج اس چودہویں صدی میں آپ کی نیابت میں مبعوث فرمائے گئے۔ آپ نے اس قرآنی تحدی کے اعجاز کی از سر نو تجدید فرماتے ہوئے تمام دنیا کے اہل مذاہب کو میدان مقابلہ میں للکار کر چیلنج کیا اور فرمایا۔

علم قرآں علم آں طیب زباں
علم غیب از وحی خلاق جہاں
ایں سہ علمم چوں نشانہا دادہ اند
ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند
آدمی زادے ندارد ہیچ فن
تا در آویزد دریں میدان من
مے دہم فرعونیاں را ہر زماں
چوں ید بیضائے موسےٰ صد نشاں

اس تحدی کی صداقت اور اس کی شان کا اظہار ذیل کی آئت سورۃ ہود فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ سے بھی ہوتا ہے یعنے اگر تم لوگ جو قرآن کریم کے الہامی اور الہٰی کتاب ہونے کے منکر اور اس کی صداقت کے بارہ میں شک کرنے والے ہو۔ اگر تم سے اس الہٰی کتاب کی اعجازی خصوصیات کا مقابلہ نہ ہوسکے۔ اور تمام بشری طاقتیں اس کے جواب سے عاجز اور قاصر ثابت ہوں۔ تو تمہیں اس کے لئے معیار صداقت اور میزان حقیقت سے اس بات کو سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کہ یہ اعجازی کلام یقیناً علم الہٰی کے سرچشمہ سے ظاہر ہوا ہے۔

علم جامع علوم حکمیہ

خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق و احسن تفسیرا (سورہ فرقان)

یعنے دنیا کے تمام لوگ اپنی اپنی مذہبی کتب سے یا علوم جدیدہ سے علم و حکمت کی کسی بات کو بطور مثال کے جو ان کے نزدیک بطور اصل الاصول یا بطور معیار صداقت اور امر ہدائت کے پائی جاتی ہو پیش کرنے والے ہوں۔ تو ہم ان کے پیش کرنے سے پہلے ہی اس صداقت اور امر ہدائت کو تمام لوازم حق کے ساتھ اور ایسی تفسیر کے ساتھ جو حسن بیان کے تمام پہلوؤں کے لحاظ سے بڑھ چڑھ کر ہو اس کتاب میں پیش کر چکے ہیں۔ یعنی تمام علوم جدیدہ اور قدیمہ جو کبھی پہلے پائے گئے ہوں۔ یا آئندہ نئی تحقیق سے پیدا ہوں۔ ہر ایک حکمت اور صداقت اپنے اصل کے لحاظ سے قرآن میں مندرج پائی جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں جو نزول قرآن کے بعد تیرہ سو سال سے بھی زیادہ گزر رہا ہے قرآن کریم کی اسی جامع علوم ہونے کی فضیلت کے متعلق جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظہور میں آئی۔ اپنی کتاب براہین احمدیہ کے حصص اوّل کے صفحہ ۲۴۷ سے کر صفحہ ۲۵۰ تک یوں فرماتے ہیں:۔

"اگر اس امر میں شک ہو کہ قرآن شریف کیونکر تمام حقائق الہیات پر حاوی ہے۔ تو اس بات کا ہم ہی ذمہ اٹھاتے ہیں۔ کہ اگر کوئی صاحب طالب حق بنکر یعنے اسلام قبول کرنے کا تحریری وعدہ کرکے کسی کتاب عبرانی۔ یونانی۔ لاطینی۔ انگریزی۔ سنسکرت وغیرہ سے کسی قدر دینی صداقتیں نکالکر پیش کریں

یا اپنی ہی عقل کے زور سے کوئی الٰہیات کا نہایت باریک دقیقہ پیدا کر کے دکھلا دیں تو ہم اس کو قرآن شریف میں سے نکال دینگے"

قرآن کریم میں اس فضیلت کو کئی طرح پر اور کئی طریقوں سے پیش کیا گیا ہے۔ جن میں سے ایک بات بطور مثال پیش کی جاتی ہے۔

دنیا میں بدی اور نیکی کی تقسیم کو ہر ایک مذہب نے تسلیم کیا ہے۔ اور بعض مذاہب میں بدی کی سزا کو ہر حال میں لابدی قرار دیا ہے۔ جیسے قوم یہود کے مذہب میں ہے۔ اور بعض مذاہب میں بدی کی سزا کی جگہ ہر حال میں عفو اور معاف کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ عیسائیوں کی مذہبی تعلیم میں پایا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیم میں صرف بدی کی سزا یا بدی کے معاف کر دینے کا ہی قانون پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ سزا اور عفو دونوں صورتوں کے لئے اصلاح کی غرض کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اگر مجرم کی سزا سے اصلاح ہو سکتی ہے۔ تو سزا اور اگر مجرم جرم کرنے پر ندامت محسوس کرنے والا ہے تو عفو کو کام میں لانا انسب ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ جزآء سیئۃٍ سیئۃ مثلھا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ (شوریٰ) یعنی بدی کی سزا اسی قدر ہے۔ جس قدر کہ بدی کے لئے تکلیف دینا مقرر ہے۔ اور جو شخص عفو سے کام لے اور سزا سے درگذر کرے اور اس کے عفو کے نتیجہ میں کوئی اصلاح پیدا ہو سکے۔ تو اس صورت میں عفو کرنے والے کا اجر اللہ تعالےٰ کے ذمے ہے۔ اس آیت میں سزا اور عفو دونوں کی غرض اصلاح قرار دی ہے

کامل معرفت کیلئے یقین کے تین مراتب کے متعلق علم

۱۔ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جس نے کسی چیز کے متعلق اس کی معرفت اور شناخت کا طریق پیش کیا ہے۔ اور پھر اس معرفت کے کمال کے لئے یقین کے تین مدارج بھی مقرر کئے ہیں۔ جن میں سے پہلا درجہ علم الیقین دوسرا عین الیقین اور تیسرا حق الیقین ہے۔ ان تینوں کی مثال میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام عموماً آگ کی معرفت تامہ کاملہ کے لئے علم الیقین کو دھوئیں کی مثال میں اور عین الیقین کو آگ کے شعلہ کی مثال میں اور حق الیقین کو آگ کی حرقت اور سوزش کی مثال میں بیان فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ یہ تینوں درجے یقین کے سورۂ تکاثر اور سورۂ واقعہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔

قرآن کریم نے اپنے نزول کی ایک غرض کی جامع حیثیت کو بھی اسی قانون مدارج ثلثہ کے لحاظ سے پیش کیا ہے۔

چنانچہ فرمایا۔ شھر رمضان الّذی انزل فیہ القراٰن ھدًی للناس وبینٰتٍ من الھدیٰ والفرقانِ ط یعنی ماہ رمضان کی مناسبت کے لحاظ سے جو اسے تقوےٰ پیدا کرنے کے متعلق ہے۔ قرآن کریم کو بھی رمضان میں اتارا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کا اتارا جانا ھدًی اور بیّنٰتٍ من الھدیٰ اور الفرقان کے پیش کرنے کے لحاظ سے ہے۔

ھدًی کی حیثیت اپنے ابتدائی مرتبہ کے لحاظ سے علم الیقین کی ہے۔ اور بیّنٰت من الھدیٰ کی حیثیت جو کسی دعوے یا امر ہدایت کے دلائل کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ وہ عین الیقین اور جو حیثیت امر ہدایت کی حق و باطل کے متمیز ہونے کی صورت میں بطور نتیجہ کے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ حق الیقین

علاوہ اوپر کی حقیقت بیان کردہ کے آیت کا ایک مفاد معنوی یہ بھی ہے۔ کہ قرآن کریم نے تمام لوگوں کو تین طبقے قرار دیا ہے۔ ایک طبقہ وہ ہوتا ہے۔ جو مذہب سے بالکل عاری اور زندگی اس کی چارپائوں اور حیوانوں کی طرح ہوتی ہے۔ اور جس طرح اندھیرے میں انسان کسی روشنی کے بغیر سیدھا قدم نہیں اٹھاتا۔ بلکہ اس کا قدم اٹھانا ظاہری تاریکی کے ساتھ لاعلمی کے خیال کی تاریکی کے نیچے ہوتا ہے۔ جس میں صرف میلان طبیعت کی تحریک جو حیوانوں کا خاصہ ہے۔ اس سے کام لیا جاتا ہے۔

اس لئے ایسے حیوان صفت لوگوں کے لئے قرآن بطور ھُدًی اپنے تئیں پیش کرتا ہے۔ اور چونکہ ہدایت اور راہنمائی ایک علمی روشنی کو چاہتی ہے اس طرح قرآن کریم کا ایسے لوگوں کے لئے ہدایت پیش کرنا گویا اندھیرے سے روشنی میں لانا ہے۔

دوسرے طبقہ کے لوگ وہ ہیں جو ہدایت قبول کرنے کے لئے ہر امر ہدایت کے لئے بینات اور دلائل کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سو قرآن کریم ان کے لئے اپنے تئیں بیّنات من الھدیٰ کی حیثیت میں پیش کرتا ہے۔

تیسرا طبقہ وہ ہے جو حق و باطل کے درمیان فرق ظاہر ہونے پر نتائج کو مشاہدہ کرنے سے ہدایت کو تسلیم کرنے والا ہوتا ہے سو قرآن کریم ایسے لوگوں کے لئے اپنے تئیں

چندہ تحریک جدید کے متعلق ایک مخلص کا مکتوب گرامی

مکرمی بابو سراج الدین صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر محلہ دارالفضل حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں:

میرے آقا! خاکسار نے تحریک جدید سال اول کا چندہ دو سو ستر روپیہ ادا کیا تھا اور حضور کے ارشاد مبارک کے ماتحت سال چہارم کا چندہ بھی کم سے کم ۲۷۰ روپیہ ہی دینا چاہیئے تھا۔ مگر بعض مجبوریوں کی وجہ سے صرف ۱۰۰ روپیہ حضور کے پیش کیا تھا۔

۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء کے خطبہ جمعہ میں خاکسار بوجہ بیماری حاضر نہ تھا۔ یہ خطبہ کل اخبار میں پڑھا۔ پڑھتے ہی دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور دعا کی کہ یا الٰہی! تو مجھکو ان سست افراد میں شامل نہ فرما جن کی طرف خطبہ کے آخر پر حضور کا اشارہ ہے۔

چونکہ ابھی وعدوں کا وقت ہے۔ اس لئے اپنے وعدے میں ایک سو ستر کا مزید اضافہ کرتا ہوں۔ انشاء اللہ یہ سال کے اندر اندر ادا کر دوں گا۔ حضور قبول فرما کر دعا فرمائیں۔ اور خاکسار کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائی جائے۔

احباب کو یاد رہے کہ وعدوں کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء ہے۔ وعدوں کے جن خطوط پر مقامی ڈاکخانہ کی یکم فروری کی مہر ہوگی وہ وعدے وصول کرنے جائیں گے۔ اس کے بعد کوئی وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ دوستوں کو اپنے وعدے فوری پیش کرنے چاہئیں

سیرالیون کے مشہور انگریزی اخبارات میں احمدیت کا ذکر

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں ہمارے مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ کو پہنچے۔ گو صرف تین ماہ کا عرصہ ہوا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں شاندار کامیابی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں اور لوگوں کی مخالفت کے باوجود وہاں کے اخبارات احمدیت کا خوب چرچا کر رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ تین مہینوں میں وہاں کے مشہور انگریزی اخبارات مثلاً "ڈیلی گارڈین" اور "سیرالیون ڈیلی میل" میں احمدیت کے متعلق کئی ایک مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

(۱)

اخبار "ڈیلی گارڈین" یکم نومبر ۱۹۳۷ء میں مولوی نذیر احمد صاحب کا ایک مضمون Behold a Light کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں بائیبل کی رو سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام خدا تھے۔ غلط اور حضرت مسیح ناصری کی تعلیم کے خلاف ہے۔ مضمون میں تثلیث کا ابطال بھی کیا گیا ہے نیز بائیبل کے حوالوں سے دکھایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کس طرح صلیب کی موت سے بچا کر انہیں طبعی موت دی۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بائیبل کی پیشگوئیوں کے عین مطابق مبعوث ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ آخر میں اسلام کو کامل اور زندہ مذہب ثابت کرتے ہوئے عیسائیوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے جن سے حضرت مسیح کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

(۲)

اسی اخبار کے ۲۳ نومبر ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں "بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی رواداری" کے عنوان سے یوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کی کارروائی درج کی گئی ہے جو ۴ نومبر کو ولبرفورس میموریل ہال میں مسٹر احمد الہادی ایم۔ بی۔ ای۔ سے جے۔ بی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مضمون کے شروع میں جماعت احمدیہ کے متعلق حسب ذیل تعارفی فقرات لکھے گئے ہیں۔

احمدیت یا حقیقی اسلام جس کی بنیاد حضرت احمد مسیح و مہدی نے ۱۸۹۰ء میں رکھی۔ اور جس کا صدر مقام قادیان ہے۔ اس جماعت کے افراد نے ۳۱ اکتوبر کو تمام دنیا میں پبلک جلسوں کے انعقاد کا انتظام کیا۔ تاکہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لیکچروں کے ذریعہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت اور آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے متعلق صحیح معلومات لوگوں تک پہنچائی جائیں۔ فری ٹاؤن میں چونکہ ضمنی انتخاب کی سرگرمیوں کی وجہ سے ۳۱ اکتوبر کو یہ جلسہ منعقد کرنا مشکل تھا اس لئے ۴ نومبر کو چار بجے شام ولبرفورس میموریل ہال میں منعقد کیا گیا۔ جس میں الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ انچارج جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ و سیرالیون برانچ نے "بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رواداری" کے موضوع پر تقریر کی

اس کے بعد مولوی صاحب موصوف کے لیکچر کا خلاصہ درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ لیکچر کے دوران میں مقرر نے بیان کیا۔ کہ برطانی ایمپائر کو عموماً دنیا کی بہت بڑی اسلامی طاقت کہا جاتا ہے۔ اور اس کی تین وجوہ ہیں۔ اول اس سلطنت کی آبادی کا ایک چوتھائی حصہ مسلمان ہے۔ دوم:۔ دنیا کی دوسری تمام حکومتوں کے مقابلہ میں سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ سوم حکومت برطانیہ نے اپنی مسلم رعایا کو مذہبی معاملات میں آزادی دے رکھی ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بیان کیا۔ کہ برطانی ایمپائر نہ صرف مختلف اقوام کی کامن ویلتھ ہے۔ بلکہ اسے اقوام اور مذاہب کی کامن ویلتھ کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ لہذا ان امور کے پیش نظر یہ ضروری ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگ ایک دوسرے کے مذہبی جذبات کے متعلق احترام اور رواداری کا ثبوت دیں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ تمام بڑے بڑے مذاہب اور مذہبی مصلحین میں سے اس وقت تک سب سے زیادہ اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق غلط فہمی و غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

اس کے بعد قرآن کریم کی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال سے یہ بتاتے ہوئے کہ ہر قوم میں انبیاء مبعوث کئے گئے۔ آپ نے کہا۔ دنیا آج رواداری رواداری پکار رہی ہے۔ لیکن مقدس بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودہ سو سال پہلے یہ تعلیم دی تھی۔ کہ مختلف مذاہب کے بانی جھوٹے نہیں تھے۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے انسان آپ ہی تھے۔ جنہوں نے مذہبی مباحثات میں محبت اور رواداری کی روح کو پیدا کیا۔ اور تاکید فرمائی کہ وہ شخص اس وقت تک سچا مسلمان نہیں بن سکتا۔ جب تک کہ وہ تمام انبیاء پر یقین نہیں رکھتا۔

آخر میں آپ نے اس امر کی وضاحت کی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام جنگیں دفاعی رنگ کی تھیں اور مذہبی آزادی کے قیام کی غرض سے کی گئیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو اس وقت مقابلہ کرنے کی اجازت دی۔ جب کہ آپ اور آپ کے پیرؤوں پر ظلم و تعدی کی انتہا ہو چکی تھی۔ اور گھروں سے نکال دیا گیا تھا۔

(۳)

اخبار "سیرالیون ڈیلی میل" ۷ دسمبر میں مولوی صاحب موصوف کا ایک مضمون Why a Split کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں اس امر کی تشریح کی گئی ہے۔ کہ احمدی کیوں دوسرے مسلمانوں کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتے۔ اس موضوع پر لکھنے کا موقع خود اخبار مذکور کے ایڈیٹر صاحب کے اس ریمارک سے پیدا ہوا۔ جو عید الفطر کی نماز کے متعلق اس نے لکھا۔ اور جو یہ تھا۔ کہ "کیا عید الفطر کی نماز باجماعت کے معاملہ میں مقامی مسلمان آپس میں منقسم ہیں۔"

(۴)

اخبار "ڈیلی گارڈین" ۱۹ دسمبر میں "ختم نبوت" کے موضوع پر ایک طویل اور نہایت مدلل جوابی مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ختم نبوت کے مسئلہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۵)

"سیرالیون ڈیلی میل" ۲۸ دسمبر میں "عید الفطر کی حقیقت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں احمدیوں کی نماز عید الفطر کے ذکر کے ساتھ مولوی نذیر احمد صاحب کے خطبہ عید کا ملخص درج کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کی فری ٹاؤن برانچ کی یہ سرگرمیاں قابل تعریف ہیں۔ اور اخبارات میں شائع شدہ مضامین سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح احمدیت کے متعلق لوگوں میں دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اور افریقہ کے تاریک سے تاریک کونے اشعۂ ہدایت سے منور ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو حق قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اخراج از جماعت کا اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا منیر احمد صاحب برادر نسبتی حکیم عبد العزیز صاحب مخرج از جماعت کو بوجہ اس کے کہ وہ مخرجین کے ساتھ تعلقات رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔ کوئی دوست ان کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہ رکھیں۔

ناظر امور عامہ

وصیتیں

نمبر ۴۹۳۹ منکہ محمد احسان ولد حکیم مہربان علی صاحب قوم صدیقی پیشہ ڈاکٹری طبابت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن سادھوڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲-۱-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک کنال زمین واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گزارہ اس وقت پرائیویٹ طبی پریکٹس پر ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زندگی اپنی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا جائیداد مذکور کے علاوہ میرے مرنے کے وقت اگر میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ڈاکٹر محمد احسان بقلم خود

گواہ شد:۔ فتح محمد سیال۔

گواہ شد:۔ بشیر جالندھری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۴۹۴۲ زینب بی بی المعروف جیوال زوجہ ماسٹر ولی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن چھجہ وال ڈاکخانہ رول ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۱۲-۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل زیورات پر مشتمل ہے۔ تنگہ یا بگتیاں اور ڈنڈیاں طلائی قیمت تقریباً ایک سو پچاس روپے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ مبلغ تیس روپے نقد ادا کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی وصیت حسب مندرجہ بالا کرتی ہوں اس کے علاوہ میرا مبلغ تیس روپے مہر تھا۔ جو میں اپنی ذات پر خرچ کر چکی ہوں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا موصیہ زینب بی بی۔

گواہ شد:۔ نور محمد ولد سیر محلہ دارالرحمت حقیقی برادر ماسٹر ولی محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز بی۔ اے بھتیجا موصیہ۔

بعدالت ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۳ آف ۱۹۳۸ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے بابت ۱۹۱۳ء اور دی لینڈ لمیٹڈ کمپنی (زیر لیکوئیڈیشن) لاہور

قرضخواہان کو اطلاع

مذکورہ بالا کمپنی کے قرضخواہوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ **۱۸ فروری ۱۹۳۸ء** کو یا اس سے قبل اپنے نام اور پتے اور اپنے قرضہ جات یا مطالبات کی تفصیلات اور اگر انکے کوئی مختار ہائے مجاز ہوں تو ان کے نام اور پتے میسرز مکند لال پوری اور پرکاش چند مہاجن جائنٹ آفیشل لیکوئیڈیٹران کمپنی مذکور کو ارسال کر دیں۔ اور اگر انہیں جائنٹ آفیشل لیکوئیڈیٹران مذکور یا ان کے اٹارنی یا پلیڈر کی طرف سے بذریعہ تحریری نوٹس اطلاع دی جائے۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنے قرضہ جات یا مطالبات کا ثبوت پیش کرنے کیلئے ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ان تاریخوں کو جن کی ایسے نوٹس میں تخصیص کی گئی ہو۔ حاضر ہو جائیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو انہیں کسی ایسی تقسیم کے فائدہ سے جو ایسے قرضہ جات اور مطالبات کے ثابت ہونے سے پیشتر عمل میں آجائے محروم رکھا جائیگا۔

قرضہ جات اور مطالبات کی سماعت اور ان کے فیصلہ کیلئے ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں **۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء** کا دن مقرر کیا گیا ہے۔

آج بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔

کے۔ سی۔ دیب۔ ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۷۹ آف ۱۹۳۶ء

دی نولی گنج چیمبر لمیٹڈ۔ کیتھل (زیر لیکوئیڈیشن) بواسطہ مسٹر بھگوتی شنکر اور لالہ موتی رام آفیشل لیکوئیڈیٹران ۔ ۔ ۔ ۔ قرضخواہاں

بخلاف

دیوا سنگھ۔ دلیپ سنگھ اور ہمیر سنگھ پسران بارو مل ذات مہاجن ساکن کیتھل شہر پروپرائٹرز فرم میسرز بارو مل دیوا سنگھ منڈی نولی گنج کیتھل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مقروضان

زیر دفعہ ۱۹ (۲) آف ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۲۰ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا درخواست کنندگان نے عدالت ہذا سے درخواست کی ہے۔ کہ میسرز دیوا سنگھ۔ دلیپ سنگھ اور ہمیر سنگھ پروپرائیٹرز فرم بارو مل دیوا سنگھ منڈی نولی گنج کیتھل مدعا علیہم کو دیوالیہ قرار دیا جائے۔ ان کی یہ درخواست قبول کر لی گئی اور **۱۱ فروری ۱۹۳۸ء** کو اس کی سماعت ہوگی۔

اگر کوئی قرض خواہ اس کی مخالفت کرنا چاہے تو اسے چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ کو اصالتاً یا عدالت ہذا کے کسی ایڈووکیٹ کے ذریعہ حاضر عدالت ہو۔

آج ۱۰ جنوری ۱۹۳۸ء کو بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

کے۔ سی۔ دیب۔ ڈپٹی رجسٹرار

(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۲۵ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں اسمبلی کے ۳۷ ارکان کی جانب سے ایک قرارداد کا نوٹس دیا گیا ہے جس میں دوشنبہ کے مظاہرہ کی مذمت کی گئی ہے اس قرارداد پر جمعرات کو ۵ بجے بعد دوپہر سے شام کے ۷ بجے تک بحث ہوگی۔

بنارس ۲۵ جنوری۔ اکبر پور کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۹ کانگرسی رضا کاروں کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری ایک ایک سال قید کی سزا دی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ ٹاؤن ہال سیرام پور میں مقامی کانگرس کمیٹی کے ماتحت ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر ایم این رائے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی برطانوی استعمار پرستوں کے اختیار میں ہے۔ مگر کانگرسی وزارتیں اسے آئین بائیں شائیں کرکے چھپا رہی ہیں۔ مزید کہا۔ کہ اس سلسلے میں سی آئی ڈی کے اختیارات ایک وزیر سے زیادہ ہیں کانگرس اس مسئلے کو اپنی اعلان کردہ پالیسی کے مطابق حل کر سکتی تھی۔ اور اگر برطانوی استعمار پرست اس کے مطالبات پر متوجہ نہ ہوتے تو کانگرسی وزراء مجموعی طور پر مستعفی ہونے کی دھمکی دیکر تعطل پیدا کر سکتے تھے۔

شنگھائی ۲۵ جنوری۔ کل شنگھائی کے بین الاقوامی علاقہ میں دستی بم پھینکا گیا جس سے ایک چینی عورت اور دو مرد زخمی ہوئے۔ بم ایک چینی اخبار کے دفتر پر بم پھینکا گیا تھا۔ پھینکنے والا بھاگ گیا گرفتار نہ ہو سکا۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ برلا مل کے ساڑھے تین ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے آج کارخانہ بند رہا۔

شنگھائی ۲۵ جنوری۔ اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے ایک چینی شہر پر جو دریائے ینگ سی کے کنارے واقع ہے اور ہنکاؤ سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ہے شدید بمباری کی۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے چین کے۔ اطیارے جو نیچے زمین پر تھے تباہ کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ خوفناک بمباری سے کئی اہم عمارات تباہ کر دی گئیں۔ جن میں ایسی عمارتیں بھی ہیں۔ جن میں ہوائی جہاز رکھے جاتے تھے روسی سفیر اور اس کا عملہ جو ہنچاؤ سے ہنکاؤ جا رہا تھا۔ اسے مجبوراً اس شہر میں رکنا پڑا اور ایک وقت وہ بال بال بچے جب کہ بم ان کے بالکل قریب آ کر پھٹا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر ڈاکٹر گوپی چند نے ایک ریزولیوشن پیش کیا کہ پنجاب کے جیلوں میں جن قیدیوں نے مقاطعہ جوعی کر رکھی ہے حکومت ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے فوری قدم اٹھائے۔ ڈاکٹر گوپی چند نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ قیدی علانیہ طور پر کہہ چکے ہیں۔ کہ انہوں نے دہشت انگیزی کو سیاسی حربہ کے طور پر ترک کر دیا ہے اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ انہیں فوراً رہا کر دے۔ سر سکندر حیات خان نے جوابی تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ حکومت تشدد کے قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار نہیں کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ اور ریگولیشن ۱۸۱۸ء کے ماتحت جو لوگ نظر بند ہیں۔ انہیں اس بات کی گارنٹی دینے پر رہا کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آئندہ انقلابی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں گے۔ بحث کے بعد آراء شماری ہوئی۔ اور ریزولیوشن ۸۰ ارکان کی مخالفت اور ۳۳ کی حمایت سے مسترد ہو گیا۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ برہم پور کے نظر بندوں کے کیمپ کو عنقریب بند کر دیا جائے گا۔ اس وقت اس کیمپ میں ۲۵۰ نظر بند ہیں۔ جنہیں دیہات میں نظر بند رکھا جائے گا۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی۔ تو بنگال میں ہجلی کیمپ کے سوا اور کوئی کیمپ نہ ہوگا۔

بمبئی ۲۵ جنوری۔ مدن پورہ (بمبئی) میں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں راجہ صاحب محمود آباد نے تقریر کرتے ہوئے کہا مسلم لیگ کا اقتصادی پروگرام کانگرس کے پروگرام سے زیادہ مکمل اور آزادانہ ہے۔ کانگرسی وزراء آج کل ایک ایسا ڈرامہ کھیل رہے ہیں۔ جس کی مثال سیاسیات کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سات کانگرسی صوبوں میں ہندو راج کا دور دورہ ہے۔ صدر کانگرس نے کانگرس کی جس رواداری کا ذکر کیا ہے۔ حقیقت میں اس کا کوئی وجود نہیں۔ کیونکہ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ کانگرس کی مجلس عاملہ مسلمانوں کے معقول سے معقول مطالبات کو سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔

ہنکاؤ ۲۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ جنگی عدالت کے فیصلہ کے مطابق شان ٹونگ کے سابق گورنر جنرل ہان فوچو کو ایک فوجی دستہ نے گولیوں کا نشانہ بنا دیا۔ اس کے خلاف سب سے بڑا الزام یہ تھا۔ کہ اس نے فوجی احکام کی پے در پے نافرمانیاں کیں۔ جس کی وجہ سے چین کے ہاتھ سے شان ٹونگ جاتا رہا۔ علاوہ ازیں اس کے خلاف یہ الزام بھی تھے کہ اس نے اہل صوبہ کے پاس جبراً افیون فروخت کی سرکاری فنڈ پر قبضہ کر لیا۔ اور ناجائز طور پر ٹیکس وصول کئے۔

الہ آباد ۲۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کی منگنی دی آنا کی ایک لڑکی سے ہونے والی ہے

کراچی ۲۵ جنوری۔ ہز ہائی نس سر آغا خان پنجاب میل کے ذریعہ آج صبح وارد کراچی ہوئے۔ خوجہ کونسل کے ارکان لیڈروں نے چھاؤنی ریلوے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا۔ ۲۷ جنوری کو بذریعہ طیارہ سر موصوف عازم لندن ہونگے۔

کوہاٹ ۲۵ جنوری۔ اہالی کوہاٹ کے ایک وفد نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی اور کہا۔ کہ کانگرس اپنے ان مواعید کو نذر طاق نسیاں کر چکی ہے جو اس نے انتخابات کے دوران میں پبلک سے کئے تھے۔ وفد نے مزید کہا کہ کانگرس نے اہالی کوہاٹ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ ان کا قرضہ غیر مشروط طور پر معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن جس وقت کانگرس برسراقتدار آئی۔ اس نے تحقیقاتی کمیٹی کے فیصلوں کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ اخبارات کے نامہ نگاروں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کی اقامت گاہ پر ملاقات کی۔ اور فیڈرل سکیم۔ نظر بندوں اور جناح نہرو گفت وشنید وغیرہ مسائل کے متعلق سوالات کئے۔ سیاسی قیدیوں کے متعلق مسٹر سبھاش چندر بوس نے کہا۔ ہم نہ صرف نظر بندوں بلکہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق تحریک جاری رکھیں گے۔ فرقہ وارانہ مصالحت کی گفت وشنید کے ذکر کے ضمن میں کہا۔ میں ابھی تک جناح راجندر فارمولے پر زیادہ بحث کرنے کے قابل نہیں لیکن پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح کے باہمی مذاکرات کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ پبلک بھی اس بات کی مؤید ہوگی۔ فیڈریشن کے متعلق کہا۔ کانگرس فیڈریشن کو درہم برہم کرنے کے لئے ہر ایسے اقدام کے لئے تیار ہوگی۔ جو عدم تشدد اور عدم تعاون کی حدود میں آ سکتا ہو۔ مزید کہا۔ برطانوی پبلک کا خیال ہے کہ کانگرسی وزارتوں اور گورنروں کے تصادم کا کوئی خطرہ نہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ کانگرسی وزارتوں اور گورنروں کے تصادم کا خطرہ بدستور قائم ہے۔ اگر کانگرسی وزارتوں کو یقین ہو گیا کہ وزارت کا دوام پبلک کے لئے مفید نہیں تو وہ وزارتوں کو دوام نہیں دیں گے۔

ٹوکیو ۲۵ جنوری۔ ہانگ کانگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس کے مشرقی صوبوں کا دورہ کرنے کے بعد ایک غیر ملکی سیاح نے ایک مضمون شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ روس کے مشرقی صوبے نہایت زور شور سے جنگی تیاریوں میں مصروف ہیں